جناب عبد الباسط صاحب

قادیانیت، خطرہ، جائزہ، تجاویز

۷ستمبر ۱۹۷۴ء کے قومی اسمبلی کے تاریخی فیصلے کے بعد گذشتہ ۱۴ سالوں میں قادیانی تحریک کن مراحل سے گذری اور اس آئینی ترمیم اور ۱۹۸۴ء میں نافذ کیئے گئے صدارتی آرڈی ننس کے بعد قادیانیت کن سازشوں میں ملوث ہے یہ ایسے امور ہیں جن کا جائزہ لینا ضروری ہے۔ اس جائزے کی نوعیت اگرچہ اجمالی ہے لیکن ہم بعض ایسے امور کی نشاندہی کریں گے جن کی طرف اس وقت توجہ دینی ازحد اہم ہے۔

قادیانی تحریک جس کی ابتداء ۱۸۸۰ء کے اوائل میں ہوئی برصغیر کی ایک ایسی تحریک تھی جس نے پاک و ہند کے سیاسی اور مذہبی ماحول میں ایک مخصوص کردار ادا کیا۔ اس تحریک کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی نے ۱۸۸۰ء سے لے کر اپنی وفات ۱۹۰۸ء کے عرصے میں تحریک کو ایک ایسا سیاست پر مبنی مذہبی رنگ دیا جو قدرے تبدیلی کے ساتھ ان کے جانشینوں نے اپنائے رکھا اور انہی معتقدات اور ہدایات کو آج کے قادیانی اپنائے ہوئے ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی ایک عام شخص تھا جو نہ تو ذہنی طور پر کسی اعلیٰ صلاحیت کا مالک تھا اور نہ ہی اس میں کوئی فکری انقلاب پیدا کرنے کی اہلیت تھی۔ قادیان کے دیہاتی ماحول میں اس نے آنکھ کھولی۔ باپ کی مسلمانوں سے غداری اور بھائی کی سکھوں اور انگریزوں سے وفاداری کو بنظر غائر دیکھا اور پھر اپنی محرومیوں اور مسلسل پریشانیوں کے ازالے کے لیئے کوئی ایسی راہ اختیار کرنے کی ٹھانی جس سے اس کی خاندانی وجاہت قائم رہے۔ اس کے لیئے ایمان فروشی اور انگریز کی غلامانہ تابعداری ترقی کا زینہ تھی اس کے سوا اسے کوئی اور راہ سجھائی نہ دی۔ رفتہ رفتہ وہ اس دین فروشی کے دھندے کا امام بن گیا مسلسل بیماریوں کا شکار آدمی جو ہسٹریا، مراق، ذیابیطس، مرگی، کثرت بول، اسہال وغیرہ جیسی امراض میں مبتلا ہو اس کے ذہنی قویٰ اور نفسیاتی احوال وافکار کا اندازہ لگانا مشکل نہیں۔ اس کے الہامات، پیش گوئیاں، دعاوی اور دیگر واقعات تحریک کے خدوخال کی وضاحت کے لیئے کافی ہیں۔ البتہ اس کاروبار میں مرزا صاحب نے ایک تو اپنے لیئے عمدہ زندگی گذارنے کی راہ نکالی۔ دوسرے انگریز کی سیاسی خدمت کرکے جماعتی تنظیم کی اور ایک الگ امت کی نیو اٹھائی۔

مرزا صاحب نے انگریزی سامراج کی زبردست حمایت کی۔ جہاد جس سے مراد انگریز کے خلاف بغاوت و تشدد

پسندانہ تحریکات تھیں، کو منسوخ کر دیا۔ دنیا کے ان تمام ممالک میں جہاں مسلمان انگریزوں کے خلاف جہاد کے نام پر سیاسی تحریکات چلا رہے تھے اپنا لٹریچر روانہ کرکے ان کو انگریز کی غلامی کا درس دیا۔ یہود کی استعماری تحریک صیہونیت کے لئے سیاسی خدمات انجام دیں۔ اور اپنے دعاوی (مجدد، مہدی، مسیح موعود، محدث، نبی، کرشن۔ اوتار) کی بھول بھلیوں میں الجھا کر نامور علماء اور حریت پسند افراد کو انگریز کی مخالفت سے ہٹا کر اپنی طرف متوجہ کر لیا۔ اور ان کی سامراج دشمن تحریکوں کا رخ مرزائیت کی طرف موڑ کر ان کی فعال اور حریت پسندانہ توانائیوں کو برباد کیا۔

یہ حقیقت پوری طرح سے آشکار ہو چکی ہے کہ مرزا صاحب نے انگریز آقاؤں کے اشارے پر نبوت کا دعویٰ کیا۔ یہودی تخریبی کاروں کی حمایت سے آگے بڑھا۔ اور اسلام دشمن طاقتوں کی شہ پر دیگر ممالک میں پھلا پھولا۔ برطانوی ہند کے علاقے پنجاب میں جو کہ انگریز کی وفاداری اور فوجی بھرتی کے لئے مشہور تھا۔ ایک ایسی تحریک کا وجود بہت بڑی سیاسی اہمیت کا حامل تھا۔ جس کے نتیجے میں مختلف طبقوں اور مذاہب میں مسلسل تصادم ہو، ہر اقلیتی فرقہ یا گروہ اپنے زندہ رہنے کے لئے انگریز کی طرف دیکھے۔ اور اس کی رواداری کو اپنی بقاء کی ضمانت جانے۔ اس تحریک سے یہ مقصد حاصل ہونے کے ساتھ ساتھ انگریز کو یہ بھی معلوم ہو رہا تھا کہ قادیان کا یہ مجہول مدعی اسلام کی جڑوں کو کھوکھلا کر رہا ہے اسلامیانِ ہند کو خوگر غلامی کر رہا ہے۔ اسلامی فکر کے احیاء کی راہ میں رکاوٹیں ڈال رہا ہے۔ اور ایک ایسی جماعت تیار کر رہا ہے جو مستقبل میں ان کے اقتدار کے لئے ڈھال بنے گی۔ یہی وجہ ہے کہ برطانوی اینٹلی جنس نے ہر سطح پہ قادیانیت کی آبیاری کی۔ اور اس خود کاشت پودے کو بڑھنے پھولنے کے مواقع بہم پہنچائے۔

قادیانیت کے دام ہم رنگ زمین میں جو لوگ پھنسے ان میں زیادہ تعداد پنجاب کے لوگوں کی تھی ان لوگوں میں نچلے طبقے کے لوگ زیادہ تھے جو انگریز کے دور حکومت میں معاشرتی ترقی اور اعلیٰ عہدے حاصل کرنے کے خواہاں تھے۔ اس کے بعد ہمیں عدالتی نظام سے وابستہ چھوٹے اہل کار، منشی، نائب کورٹ، محرر، اہل مد، وغیرہ نظر آتے ہیں۔ پنجاب اور برطانوی ہند کے دوسرے محکموں مثلاً محکمہ نہر، ریلوے، پوسٹ آفس وغیرہ کے بابو اور کلرک بھی اس تحریک سے وابستہ ہوئے۔ چونکہ انگریز کی زبردست حمایت اور مدح و توصیف مرزا صاحب کا ایمان تھا اس لئے استحصالی طبقوں کے لوگ جیسے جاگیردار، انگریز کے مقرر کردہ اہل کار، سفید پوش، نمبردار، ضلع دار وغیرہ بھی اس تحریک کو اپنے اقتدار کے تحفظ کا ذریعہ سمجھتے تھے اور بظاہر جماعت میں شامل نہ ہونے کے باوجود قادیانیت نواز تھے۔ کئی لوگ محض اس لئے قادیانی بن گئے کہ انہیں انگریز کی نوکری کی ضرورت تھی۔ وہ درخواست میں اپنی اس وفاداری کا ذکر کرکے دل سے نہ سہی مجبوری کے تحت قادیانی بن جاتے تھے۔ زیادہ پڑھے لکھے لوگ تحریک سے دور رہے۔ صرف خواجہ کمال الدین وکیل۔ مولوی محمد علی ایم اے وکیل اور دو چار اور آدمیوں کے نام ملتے ہیں جو انگریزی تعلیم سے آراستہ تھے اور کسی مخصوص مقصد یا سرکار کے اشارے پر مرزا صاحب کی حوصلہ افزائی اور خدمت کے لئے مقرر تھے۔ ایسے ہی بعض مذہبی گروہ کے نفس پرست

مولوی قادیانی بنے۔ ایک قلیل تعداد ایسے جوانوں کی تھی جو دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر قادیانی بن گئے۔ ان میں سے بعض "عاشقانِ پاک طینت" اسلام کی آغوش میں واپس بھی آئے۔ ہندوؤں، سکھوں، عیسائیوں وغیرہ سے اکا دکا لوگ مرزائی ہوئے۔ ۱۹۰۱ء میں قادیانیوں کی تعداد چند ہزار سے تجاوز نہ کر سکی۔ پنجاب میں یہ تعداد ۳۴۵۰ تھی اور یوپی میں ۱۳۱ تھی۔

۱۹۰۸ء میں مرزا صاحب کے مرنے کے بعد چھ سال تک حکیم نورالدین نے قادیان کی گدی پر بیٹھ کر اپنی آمریت کا سکہ چلایا نورالدین برطانوی انٹیلی جنس کا کارندہ تھا اور سیاسی جوڑ توڑ کے باعث کشمیر سے نکالا گیا تھا۔ اس نے مرزا صاحب کی سیاسی پالیسی کو آگے بڑھانے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اور ان کے کفر وارتداد کو پھیلانے میں کوئی کمی نہ چھوڑی۔ ابتداء میں یہ شخص نیچری اور نیم ملحد تھا۔

۱۹۱۴ء میں نورالدین کے مرنے کے بعد یہ سیاسی طائفہ باہمی چپقلش کا شکار ہو گیا۔ لاہوری جماعت خواجہ کمال الدین اور مولوی محمد علی کی سربراہی میں پروان چڑھنے لگی۔ اور قادیان کی گدی مرزا صاحب کے بیٹے مرزا محمود کے قبضے میں آگئی قادیانیت کی ترقی کا اصل دور مرزا محمود کے زمانے سے شروع ہوا۔ مرزا محمود کو ابتدائی دس سالوں تک محض مسیح موعود کے فرزند کے طور پر گدی پر بٹھایا گیا۔ حقیقی اقتدار پر اس گروپ کا قبضہ رہا جس میں مرزا محمود کے نانا ناصر نواب، ماموں میر اسحٰق اور انصار اللہ پارٹی کے بعض ممبر تھے۔ ان لوگوں کے انگریز لفٹیننٹ گورنر پنجاب اور دیگر برطانوی حکام سے قریبی روابط تھے۔ پہلی جنگ عظیم کے خاتمے اور تحریک خلافت کے زمانے میں مرزا محمود نے اپنی "کونسل آف الجنبی" سے نجات حاصل کر کے بذات خود حکومت سنبھال لی۔ خاص طور پر ۱۹۲۴ء کی لندن یاترا کے بعد مرزا محمود اپنی اور جماعت کی سیاسی اہمیت سے پوری طرح آگاہ ہو چکا تھا اور انگریز کی سیاسی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ہر وقت مستعد رہتا تھا۔

مرزا محمود مڈل فیل تھا۔ بیماریوں کا شکار اور احساس برتری کا مریض تھا۔ اس کے علاوہ بچپن ہی سے جنسی بداعتدالیوں کا شکار تھا۔ اس نے ایک تو اپنے اور اپنے خاندان کی دنیاوی خواہشوں کے لئے ہر ممکن ذرائع سے دولت سمیٹی۔ دوسرے اپنے باپ کی پالیسی کے مطابق انگریز کی خدمت میں اپنی اور اپنی جماعت کی بقا سمجھی۔ اس نے ۱۹۱۴ء سے قبل (کانپور مسجد) اور اس کے بعد انگریز کے خلاف اٹھنے والی ہر تحریک کو سبوتاژ کرنے کے لئے اپنے وسائل اور عقیدت مندوں کی توانائیاں استعمال کیں۔ تحریک ہجرت، خلافت، عدم تعاون، سائمن کمیشن، گول میز کانفرنس، نہرو رپورٹ، ۱۹۳۵ء کے آئین کے تحت ہونے والے انتخابات، مطالبہ پاکستان۔ غرضیکہ آزادی کے ہر موڑ پر انہوں نے برطانوی سامراج کی حمایت اور مسلمانوں کے مطالبہ حریت کے خلاف کام کیا۔ قادیانیت نے علماء حق کے خلاف بدزبانی کی۔ منافرت اور کشیدگی پھیلا کر انگریز کی لڑاؤ اور حکومت کرو کی پالیسی کو استحکام بخشا۔ دنیا کے ان تمام علاقوں میں جہاں برطانیہ نے نوآبادیاں قائم کر رکھی تھیں وہاں اپنے جاسوس بھیجے اور برطانوی سامراج کے خلاف اٹھنے والی تحریکوں کو جاسوس مبلغوں کے ذریعے ناکام کرایا۔

مرزا محمود مسلمانوں کی تکفیر کا زبردست داعی تھا۔ اس نے اپنے باپ کی طرح ملت اسلامیہ کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا۔ ان کے بچوں تک کے جنازے پڑھنے کو ممنوع قرار دیا۔ رشتہ ناطہ کی ممانعت کر دی۔ غیر احمدی کے پیچھے نماز حرام قرار دی۔ اور مرزا قادیانی کی تحریرات کی بنیاد اور اس کے الہامات کے بل بوتے پر قادیانیت کو ایک ایسی تحریک کے رنگ میں پیش کیا جس کا ایک اپنا "اصلی اور مکمل" نبی اور رسول تھا۔ ارض حرم تھی۔ مدینۃ النبی تھا، خاندان نبوت، صحابی و صحابیات تھیں۔ کتاب مقدس تھی، بہشتی مقبرہ تھا۔ اور وہ تمام چیزیں اس کے پاس موجود تھیں جس سے ایک امت تشکیل پاتی ہے۔

مرزا محمود کے دور میں انگریز کے ادنیٰ خدمت گاروں، ایمان فروش اور جاہ طلب مولویوں اور برطانوی جاسوسوں کی ایک کھیپ پروان چڑھی۔ جماعتی فنڈ میں برطانوی اور یہودی ذرائع سے پیسہ آیا۔ اور جماعت کی سیاست سے دلچسپی کے باعث قادیان سامراج کا پولیٹیکل سنٹر بن گیا۔ قادیانیت مذہبی لحاظ سے انگریز کی ایسی ایجنسی جس کا کام تمام گندے امور (DIRTY TSICKS) کی انجام دہی تھا۔ ضمیر فروش مولویوں کی جو کھیپ قادیانیت سے وابستہ تھی اس کا کام مناظروں میں حصہ لینا روایتی بدزبانی اور بدکلامی کر کے طبقاتی انتشار پھیلانا اور مذہبی تحریکات کی آڑ میں انگریز کی سیاسی خدمت انجام دینا تھا۔ ان مرزائی گماشتوں میں حافظ روشن علی، میر قاسم علی، جلال الدین شمس، اللہ دتہ جالندھری، غلام رسول راجیکی جیسے ناعاقبت اندیش لوگ شامل تھے۔ ان میں سے شمس اور جالندھری فلسطین میں مبلغ کے روپ میں یہودیت کی خدمت میں مصروف رہے۔

اگرچہ مرزا محمود خود انگریز افسران کو خطوط لکھتا رہتا تھا اور ان کی ہدایات حاصل کرتا تھا۔ لیکن پنجاب میں سر فضل حسین کے عروج اور ان کے قادیانیوں اور سر ظفر اللہ کے ساتھ تعلقات کے بعد سر ظفر اللہ انگریز اور قادیانی سربراہ کے درمیان ایک رابطہ کی صورت اختیار کر گیا۔ سر ظفر اللہ برطانوی سامراج کا نہایت وفادار خادم تھا۔ اس نے وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبر اور عدالت عالیہ ہند کی ججی کے زمانے میں ہر سطح پر انگریز کی خدمت کو ایمان کا جزو سمجھا۔ اور کسی مرحلے پر بھی تحریک آزادی ہند اور مسلمانوں کے سیاسی مفاد کے لئے آواز بلند نہ کی۔

مطالبۂ پاکستان یا تحریک پاکستان میں قادیانیوں کا کردار قطعاً منفی تھا۔ شاطر سیاست مرزا محمود نے نہایت عیاری کے ساتھ ۱۹۴۶ء کے انتخابات میں مکروہ کردار ادا کیا۔ مسلم لیگ کی حمایت کا ڈھونگ رچا کر قادیانیوں نے یونینسٹ آزاد اور زمیندارہ لیگ کے پنجاب کی صوبائی اسمبلی کے امیدواروں کی بھرپور حمایت کی۔ کیونکہ محض اسی صوبے میں وہ کسی حد تک سیاسی کردار ادا کرنے کے اہل تھے۔

پاکستان بننے کے بعد مرزا محمود نے جو کچھ کیا وہ کوئی پوشیدہ امر نہیں رہا۔ جنگ کشمیر ۱۹۴۷ء اور پاک بھارت جنگ ۱۹۶۵ء کی سازشیں، بلوچستان کو قادیانی صوبہ بنانے کے عزائم، جارحیت پر مبنی ارتداد کی تبلیغ، سیاسی، مذہبی، اقتصادی اور فوجی اداروں اور سول محکموں میں اثر و نفوذ کی خفیہ کارروائیاں، انتشار و افتراق پھیلانے والے لٹریچر کی بنیادی

وتقسیم اور صوبائی و علاقائی فتنوں کی آبیاری بعض ایسے امور ہیں جو محتاج تعارف نہیں۔ سر ظفر اللہ نے وزیر خارجہ کی حیثیت سے ہماری خارجہ پالیسی کے ایسے خد و خال مرتب کئے جن کے باعث پاکستان سامراجی طاقتوں کا حاشیہ بردار بن گیا اور اسلامی بلاک سے کٹ کر رہ گیا۔

نومبر ۱۹۶۵ء میں جب مرزا محمود واصل جہنم ہوا تو قادیانی جماعت کی تعداد میں کافی اضافہ ہو چکا تھا۔ یہ اضافہ قادیانی مبالغہ آرائی کے لحاظ سے ہزاروں میں تھا اور جماعت کی تعداد پچاس لاکھ تھی جو صریح جھوٹ ہے۔ البتہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ ایک تو پہلے سے مرتدین کی ذریت کے باعث ہوا اور دوسرے لاہوری جماعت کے کہنے کے مطابق نوکری اور چھوکری کے طلب گاروں نے جماعت میں شمولیت اختیار کی۔ جماعت کے چندوں میں نامعلوم اور معلوم ذرائع سے اضافہ ہوا۔ اور یورپی ممالک میں نئے مشن قائم کئے گئے۔ مرتد اعظم سر ظفر اللہ نے قادیانیت کی ترقی میں کافی مدد دی۔

مرزا ناصر احمد نے ۱۹۶۵ء سے ۱۹۸۲ء تک ربوہ کے راج بھون پر قبضہ کئے رکھا۔ ان کے بارے میں بھی بہت سی رنگین داستانیں مشہور ہیں۔ جن کے بیان کا یہاں موقع نہیں۔ مرزا ناصر نے اسرائیل میں قائم قادیانی مشن کو مضبوط بنانے کی پوری کوشش کی۔ اور ۱۹۶۷ء کی عرب اسرائیل جنگ کے بعد صیہونی اشارے پر مشرق وسطیٰ میں سازشوں کے جال بچھائے افریقہ میں قادیانی مشنوں کو برطانوی اور امریکی سامراج کی بھرپور حمایت حاصل رہی جس کے باعث کئی افریقی غربت و پسماندگی کے ازالے کے لئے قادیانیت کی آغوش میں چلے گئے۔ گولڈ کوسٹ، سیرالیون، نائیجیریا، جنوبی افریقہ وغیرہ قادیانی ارتدادی تبلیغ کی آماجگاہ بن گئے۔

پاکستان کی شکست و ریخت اور علاقائی اور لسانی عصبیتوں کو ہوا دینے میں قادیانی ہمیشہ سے پیش پیش تھے ایوب خان کی مربیت کے خاتمے کے بعد انہوں نے نئے سیاسی مربیوں کے حصول کے لئے دوڑ دھوپ شروع کی۔ مشرقی پاکستان کی علیحدگی میں گھناؤنے کردار کے بعد بھٹو حکومت میں اچھے عہدے حاصل کئے۔ لیکن اسلامی سربراہی کانفرنس ۱۹۷۴ء کے بعد ان کی سازشیں منظر عام پر آنے لگیں۔ ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء ان کا یوم احتساب بنا۔ اور بعد کے چند سال قادیانیت کی اصلیت کو بے نقاب کرنے میں ممد و معاون ثابت ہوئے۔

اسرائیل، مغرب کی سامراجی طاقتیں اور ان کے حاشیہ نشین قادیانیت کی افریقہ، مشرق وسطیٰ اور یورپ میں ترقی کے خواہاں رہے اور پاکستان میں علمائے اسلام اس دشمن استعمار نواز اور ارتداد پر مبنی اس تحریک کا محاسبہ کرنے میں سرگرم عمل رہے۔ جولائی ۱۹۷۸ء میں مرزا ناصر احمد سویڈن۔ ڈنمارک۔ مغربی جرمنی اور لندن کے دوروں کے بعد اکتوبر میں ربوہ آئے۔ استعماری طاقتوں نے ان کی خوب پذیرائی کی۔ اور مالی وسائل کی فراہمی کے وعدے کئے گئے۔ لندن میں جماعت کا اکاؤنٹ جلد ہی لاکھوں پونڈ تک پہنچ گیا۔

اسرائیل کے قادیانی مشن نے مشرق وسطیٰ میں کذاب قادیان کا لٹریچر عربی زبان میں تیار کر کے مشاہیر کے نام

روانہ کیا۔ اور بعض لائبریریوں میں رکھوایا۔ مرزا ناصر نے اپنے جاسوس مبلغ لبنان میں تعینات کئے۔ ایران میں شہنشاہیت کے خاتمے اور بہائیت کے خلاف ایرانی حکومت کی مہم کے بعد قادیانیوں نے بہائیوں کے ساتھ خفیہ معاہدہ کیا۔ ۱۹۸۰ء میں مرزا ناصر نے امریکہ کے دورے کے دوران بہائی رہنماؤں سے ملاقات کی۔ اور باہمی یگانگت کے معاہدے کئے۔ جون ۱۹۸۲ء میں مرزا ناصر واصل جہنم ہوا۔

مرزا طاہر احمد قادیانی جماعت کا چوتھا سربراہ بنا۔ اپنے بھائی مرزا رفیع احمد کو پچھاڑ کر ربوے کی گدی پر بیٹھ گیا۔ اس نے اپنے حواریوں کی مدد سے جن میں سر ظفر اللہ پیش پیش تھے۔ انتہائی درجہ کی غنڈہ گردی کے بعد کامیابی حاصل کی۔ یہ اسی قسم کی غنڈہ گردی تھی جو اس کے باپ مرزا محمود نے ۱۹۱۶ء میں قادیان میں انصار اللہ پارٹی کی مدد سے کی تھی۔ مرزا رفیع احمد کے حواری الزام لگاتے ہیں کہ مرزا طاہر غاصب، بزدل اور سیاسی جوڑ توڑ کا ماہر ہونے کے باعث تخت خلافت چھین لے گیا۔ بہرحال قادیانیت کے نئے سربراہ نے ۱۹۸۲ء سے ۱۹۸۴ء تک اپنے اقتدار کو مضبوط بنانے اور استعماری اڈے بشارت مسجد کے قیام کے علاوہ کوئی نمایاں کام نہ کیا۔ ۱۹۸۴ء میں صدارتی آرڈیننس کے اجراء کے بعد مرزا طاہر خفیہ طور پر ہماری غفلت کے باعث لندن بھاگنے میں کامیاب ہو گیا۔ کہا جاتا ہے کہ بیرونی خفیہ ایجنسیوں کے بعض اراکین نے اس کو "پیش آمدہ خطرات" سے آگاہ کر دیا تھا۔ قادیانیوں کو ڈر تھا کہ حکومت مرزا طاہر احمد کو تخریبی کارروائیوں کے الزام، اسلم قریشی کیس اور صدارتی آرڈیننس ۱۹۸۴ء کی خلاف ورزی کرنے کے جرم میں گرفتار کرنے کی تیاری کر رہی تھی جس کا ان کو بعض بیوروکریٹس اور پولیس اہل کاروں سے علم ہو گیا۔ اور مرزا طاہر لندن جا کر ایک تو جماعت اور خلافت کو بچا لے گئے۔ دوسرے اپنے آپ کا تحفظ کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ قادیانی خدشات کچھ بھی ہوں یہ بات افسوسناک ہے کہ مرزا طاہر دھوکہ دینے میں کامیاب ہو گیا۔ جس طیارے میں مرزا طاہر سوار ہونے والا تھا اس کے پائیلٹ نے اس کو اپنے ساتھ لے جا کر KLM کے جہاز میں سوار کرا دیا۔ اتفاق سے اسی طیارے میں مصطفےٰ گوکل صاحب سابق وزیر جہازرانی سفر کر رہے تھے۔ انہوں نے اسلام آباد لندن سے فون کیا تو معلوم ہوا کہ مرزا طاہر اپنے برطانوی آقاؤں کے پاس پہنچ گیا ہے، اور ان کے چرنوں میں بیٹھ گیا ہے۔ ربوے کے پالتو مبلغ اس کو نشان قرار دینے لگ پڑے۔

مرزا طاہر نے لندن میں جعلی نبوت کے نام پر جو کاروبار شروع کیا ہے اس کے گذشتہ تین سال کی ایک جھلک پیش کی جاتی ہے۔ اس نے لندن کو اپنا مستقبل کا اڈہ بنانے کے بعد چیدہ چیدہ قادیانی مبلغوں کو لندن بلایا۔ اسرائیل سے جلال الدین قمر، کلکتہ سے مولوی امینی۔ قادیان سے مرزا وسیم احمد وغیرہ نے اس میٹنگ میں شرکت کی۔ ان مبلغوں کو ہدایت دی گئیں کہ وہ صدارتی آرڈیننس کے خلاف پروپیگنڈا مہم چلائیں۔ پاکستان کی فوجی حکومت کو بدنام کریں۔ اور قادیانیت سے ہمدردی رکھنے والے لوگوں اور پریس سے رابطہ بڑھائیں۔ پاکستان میں قادیانیت کو جن مسائل کا سامنا تھا ان کے لئے ایک الگ لائحہ عمل تیار کیا گیا جس میں سیکولر اور اشتراکیوں کی اعانت سے آرڈیننس کے خلاف رائے عامہ کو تیار کرنا

طلباء اور وکلاء کی تنظیموں سے ساز باز کرنا اور جعلی تنظیموں کے نام سے مختلف طبقوں کے خلاف نفرت پیدا کرنا شامل تھا۔ گذشتہ تین سالوں میں شیعہ، دیوبندی، بریلوی وغیرہ فرقوں کے خلاف جو فتاوی چھپ رہے ہیں اور ایک دوسرے کے اکابر کے خلاف جو سخت کلمات فوٹو سٹیٹ پرچوں کی صورت میں گردش کر رہے ہیں ان میں سے اکثر کے پیچھے قادیانیت کا خفیہ ہاتھ ہے۔ لسانی، گروہی طبقاتی اور علاقائی عصبیتوں کو ہوا دینے میں بھی قادیانی عناصر پیش پیش ہیں اور نہایت خفیہ اور منظم طریقے سے ملکی سالمیت کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں۔ علماء کرام سے عرض ہے کہ وہ ان کی سازشوں کو سمجھیں اور عوام کو باہمی اتحاد و یک جہتی کا درس دیں۔

مرزا طاہر نے بین الاقوامی جاسوسی اداروں سے معقول مالی امداد حاصل کی۔ اور ان کی ہمدردیاں حاصل کرنے میں وہ کافی حد تک کامیاب رہا۔ اسرائیلی انٹلی جنس موساد (MOSSAD) امریکی سی۔آئی۔اے۔ برطانوی ایم آئی فائیو M15 جرمن اور ڈچ سیکرٹ سروس قادیانیت کو مالی ذرائع مہیا کرنے میں پیش پیش ہیں۔ ۱۹۸۲ء میں بیرونی مشنوں سے قادیانیوں کو سات کروڑ بارہ لاکھ روپے حاصل ہوئے۔ اس وقت ۱۹۸۷ء میں یہ رقم ۱۸ کروڑ چھتیس لاکھ تک پہنچ گئی ہے[1] جو کہ ڈہائی گنا سے زیادہ اضافہ ہے۔ یہ رقم کہاں سے آئی اور ایک دم اتنا اضافہ کیسے ہوا؟ ابھی تو یہ وہ اعداد و شمار ہیں جو قادیانیوں نے خود شائع کئے ہیں در پردہ کہانی کچھ اور ہوگی!

پاکستان میں ۱۹۸۲ء میں قادیانی چندوں کی مقدار ایک کروڑ ستاون لاکھ روپے تھی جو ۱۹۸۷ء میں سات کروڑ بارہ لاکھ روپے ہوگئی ہے یہ سات گنا اضافہ کہاں سے ہوا ہے۔ اس کے علاوہ مختلف تحریکوں سے حاصل ہونے والے قادیانی چندے جو ۱۹۸۲ء میں ۹ کروڑ تھے اب ۱۲ کروڑ ۹۰ لاکھ تک پہنچ چکے ہیں۔ دیگر تحریکات کے چندوں سے ۱ کروڑ ۳ لاکھ روپے ان سے علاوہ ہیں۔

کیا حکومت پاکستان قادیانیوں کے ان چندوں کے بارے میں معلوم نہیں کر سکتی کہ یہ کہاں سے آرہے ہیں؟ اور وہ کون سے ایسے قادیانی امراء و صنعت کار ہیں جو ہزاروں روپے جماعت کو دے رہے ہیں۔ پاکستان کے آڈٹ جنرل آف پاکستان ریونیو AGPR کو فوری طور پر قادیانی فنڈ کو منجمد کر کے اس کی مکمل پڑتال کرنی چاہیئے۔ اور قادیانیوں کو مجبور کیا جائے کہ وہ اپنے حسابات اے جی AG آفس کو پیش کریں اور ان کو شائع کیا جائے۔ اگر سیاسی جماعتوں کے فنڈز کی تحقیقات کی جا سکتی ہیں تو مذہب کے نام پر چلنے والے اس یہود نواز سیاسی تنظیم کے خفیہ مالی ذرائع کی تحقیق کیوں نہیں کی جاتی؟ یہ شبہ بھی کیا جاتا ہے کہ امریکہ کے پی ایل ۴۸۰ (PL 480) کے تحت جمع پاکستانی بیلنس سے قادیانیوں کو روپیہ دیا جاتا ہے۔

قادیانی جماعت کے مرکزی مبلغین دنیا کے ممالک میں قادیانیت کی ترویج اور سیاسی مخبت ویز میں لگے ہوئے ہیں۔

---

[1] قادیانی نمبر سوویئیر کراچی ۱۹۸۶/۱۹۸۷ء ص۱

ان کی کل تعداد ۱۸۲ ہے[1]۔ یہ مبلغ ربوہ سے تیار ہو کر باہر جاتے ہیں۔ افریقہ میں ان کی سب سے زیادہ کھپت ہے۔ جہاں جہاں سکیم کے تحت قائم قادیانی ہسپتالوں سے جماعت کو سوا آٹھ کروڑ روپے سالانہ کی آمدن ہے۔ ۳۱ قادیانی سکول ہائیر سیکنڈری تعلیم دے رہے ہیں۔ اور سو پرائمری سکول افریقی بچوں کے ذہنوں کو زہر آلود کر رہے ہیں۔

برطانیہ نے اپنے پرانے سیاسی خادموں کو بڑھنے پھولنے کے مواقع بہم پہنچانے کے لئے ٹل فورڈ TILFORD کے علاقے میں کئی ایکڑ زمین پر مشتمل اراضی الاٹ کر دی ہے۔ جہاں قادیانی مرکز اسلام آباد قائم ہو گیا ہے۔ یہ زمین ان کو کوڑیوں کے مول دی گئی ہے۔ مرزا طاہر نے قادیانیت کی تبلیغ کے لئے ہزاروں کی تعداد میں کیسٹ تیار کرائے ہیں۔ ان کی اپنی تقریروں کے کیسٹ تیار کرائے ہیں۔ ان کی اپنی تقریروں کے کیسٹ اور وڈیو فلم پاکستان اور دنیا کے دیگر ممالک میں تقسیم کئے جا رہے ہیں۔ گذشتہ تین سالوں میں ۲۰۰۷ کیسٹ دنیا کی ۱۸ زبانوں میں تیار کر کے قادیانی مشنوں کو مہیا کر رہے ہیں۔ جو ان کی تبلیغ کا ذریعہ بنے ہوئے ہیں۔ ان کے علاوہ اتنا قادیانی لٹریچر تیار کیا گیا ہے جو قادیانیوں کے بقول دس سال میں بھی تیار نہ ہوا تھا۔ یہ تمام امور قادیانیت کے مستقبل کے جارحانہ عزائم کی نشاندہی کرنے کے لئے کافی ہیں۔

قادیانیوں کی ارتدادی مہم کا سب سے خطرناک پہلو عرب ممالک میں کیسٹ اور لٹریچر کی ترسیل ہے۔ قادیانی اسرائیلی امداد سے عرب مسلمانوں میں اثر و نفوذ بڑھانے میں کوشاں ہیں۔ قادیانی جریدہ سوینیئر کراچی ۱۹۸۶ / ۱۹۸۷ء لکھتا ہے کہ:

" حضرت امام جماعت احمدیہ نے عربوں کی طرف تبلیغ کے لئے جماعت کو خصوصی توجہ دلائی۔ باقاعدہ فارم کے لحاظ سے اب تک بانوے[92] عرب جماعت احمدیہ میں شامل ہو چکے ہیں۔ لیکن حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا کہ میرے ذاتی علم کے لحاظ سے ان کی تعداد سو سے تجاوز کر چکی ہے "۔

عربوں کو مرزا غلام احمد کی لعنتی تحریک میں شامل کر کے ان کے ایمان پر ڈاکہ ڈالنا بہت بڑی جسارت ہے۔ عرب ممالک کو اس خطرے کی طرف فوری توجہ دینی چاہئے۔ اور قادیانیت کے دام تزویر میں پھنسنے والے ان لوگوں کو صحیح صورت حال سے آگاہ کرنا چاہئے۔ یہ عرب لازمی طور پہ زر، زن یا زمین کے چکر میں متاع دین لٹا چکے ہوں گے۔ ان کی وجہ سے مزید گمراہی پھیل سکتی ہے۔

مغربی ممالک اور امریکہ اپنے آپ کو آزاد دنیا قرار دیتے ہیں۔ یہاں کے لوگوں کو آزادی ———— سیکولرازم اور انسانی حقوق کا علمبردار کہا جاتا ہے۔ اگرچہ یہ اصطلاحات اپنی کوئی مستقل حیثیت نہیں رکھتیں اور مغربی ادارے اپنی مرضی کے مطابق ان کا استعمال کرتے رہتے ہیں۔ اسرائیل کے صیہونی اگر فلسطین کے حریت پسندوں کو ہلاک کریں اور ان پر مظالم کے پہاڑ توڑیں تو نہ تو انسانی حقوق کو کوئی خطرہ لاحق ہوتا ہے اور نہ ہی اسے ظلم گردانا جاتا ہے۔ مغرب میں رنگ و نسل

---

[1] قادیانی نمبر سوونیئر کراچی ۱۹۸۶ / ۱۹۸۷ء صنا

کی تمیز۔ جنوبی افریقہ کی نسل پرستی کی حمایت وغیرہ ان اصطلاحات کی زد میں نہیں آتے۔ مرزا طاہر اور اس کے حواری پاکستان میں قادیانیوں کے درپیش آنے والے واقعات کو بڑھا چڑھا کر یہود نواز پریس میں اچھالتے ہیں۔ اور یہ تاثر دیتے ہیں کہ پاکستان میں احمدی اقلیت کے انسانی حقوق سلب کئے جا چکے ہیں۔ ان کی عبادت گاہیں بند کی جا رہی ہیں۔ ان کو اپنے عقائد کی ترویج و تشہیر کی اجازت نہیں۔ اور ان سے امتیازی برتا جا رہا ہے۔ ان واقعات کو یک طرفہ طور پر بیان کیا جاتا ہے۔ قادیانیوں کی طرف سے کی جانے والی کارروائیوں کا کوئی ذکر نہیں کیا جاتا۔

یورپی ممالک اور امریکہ نے چونکہ قادیانیت کی پشت پناہی کر رکھی ہوتی ہے اس لئے وہ حقوق انسانی کی آڑ لے کر پاکستان پر مختلف نوع کے دباؤ ڈالتے ہیں۔ قادیانی انسانی حقوق کی تنظیم ایمنسٹی انٹرنیشنل، انسانی حقوق کے کمیشن (اقوام متحدہ) اور بین الاقوامی پریس میں پاکستان میں کئے جانے والے نام نہاد قادیانی مظالم کو خوب اچھالتے ہیں۔ اور جب ایسی مبالغہ آمیز خبریں شائع ہوتی ہیں تو یہود نواز پریس اپنی حکومتوں پر دباؤ ڈالتا ہے کہ وہ اس مظلوم اقلیت ——————— کا تحفظ کریں۔ کئی قادیانیوں نے اس بنیاد پر بیرون ملک خصوصاً مغربی جرمنی میں سیاسی پناہ لے رکھی ہے۔ اور کئی مراعات حاصل کئے ہوئے ہیں۔ امریکہ اور یورپ نے قادیانیت کی کھلی حمایت کرنے کے لئے انسانی حقوق کے تحفظ کا جو ڈھونگ رچا رکھا ہے اسی قسم کا ڈھونگ بہائیت کی حمایت میں بھی جاری ہے۔ مغربی پریس بہائیوں کو مظلوم اور ایرانی حکومت کو مظلوم قرار دیتا ہے۔ اور ان کے حقوق کے تحفظ کے لئے رائے عامہ کو متاثر اور تیار کرتا ہے۔ بہائی ایران سے بھاگ کر پاکستان میں اپنے اڈے قائم کر رہے ہیں۔

قادیانیت چونکہ جہاد کی مخالف، سامراج کی حاشیہ بردار، یہودیوں کی پروردہ استعماری ایجنسی ہے اس لئے اسلام دشمن طاقتیں اس کی ترقی کو اس اسلام کی جڑیں کھوکھلی کرنے کے مترادف سمجھتے ہیں جو ان کے نزدیک انقلاب کا درس دیتا ہے اور سامراج اور صیہونیت کا دشمن ہے۔ قادیانیت کا فروغ اسلامی اقدار پر ضرب لگانے کے ساتھ ساتھ اسلامی بنیاد پرستوں ——————— کی سرگرمیوں کو کمزور کر سکتا ہے۔ قادیانی تحریک کی بنیاد ایک ایسے نظریے پر قائم ہے جس میں اسلام کی انقلابی روح کو مکمل ختم کر کے اسے سامراج کی داشتہ بنا دیا گیا ہے۔ اس لئے ایسی تحریک اس "تشدد پسندانہ" اسلام ——————— کا ایک توڑ ثابت ہو سکتی ہے اور مشرق وسطیٰ میں سامراجی اور یہودی مفادات کو تحفظ کر سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام دشمن طاقتیں قادیانیت کی ترقی کے لئے اسے ہر طرح کی مدد بہم پہنچاتی ہیں۔ اسی لئے مرزا طاہر کو امریکہ "اسلام" پیش کرنے کی دعوت دے رہا ہے۔

یہ تو ایک اجمالی سا خاکہ ہے جس سے قادیانیوں کے عزائم اور ان کی گذشتہ پالیسیوں کی نشاندہی ہوتی ہے۔ سوال یہ ہے کہ ایک ایسی اسلام مخالف تحریک جس نے گذشتہ صدی میں استعماری اور یہودی مدد سے اتنی بڑی قوت حاصل کر لی ہے اور جس کی پشت پر امریکہ، اسرائیل اور یورپ کا تعاون اور سرمایہ ہے۔ اس کے زہریلے اثرات کو روکنے کے لئے اسلامی طاقتیں اور

علمائے کرام کیا کوششیں کر رہے ہیں۔ ہمارے خیال میں جس قدر بڑا چیلنج ہے اتنا بڑا مقابلہ نہیں کیا جا رہا۔ عالمی تحفظ ختم نبوت، مجلس احرار اسلام اور دیگر انجمنیں اور ادارے قادیانی خطرے کا مقابلہ کرنے میں مصروف ہیں۔ پاکستان میں ان کا محاسبہ کیا جاتا ہے اور بیرون ملک بھی ان کے مکروہ کردار کو بے نقاب کیا جاتا ہے۔ لیکن ہماری حکمت عملی بعض خامیوں کا شکار ہے ان خامیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے بعض تجاویز پیش کی جاتی ہیں جن پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ ان میں کئی طرح کی ترامیم کی جاسکتی ہیں۔ اس لئے اس وقت ان کو ڈرافٹ کے طور پر سمجھا جائے۔ اور مستقبل کے لائحہ عمل کی بنیاد قرار دیا جائے۔

۱۔ قادیانی اپنی تعداد کے بارے میں بہت مبالغہ آرائی کرتے ہیں ان کی مکمل مردم شماری کی جائے اور ان کے شناختی کارڈ اور شہریت ______ کے سرٹیفکیٹ میں اس کا اندراج کیا جائے۔

۲۔ تمام سرکاری اداروں اور دفاعی محکموں میں قادیانیوں کی صحیح تعداد معلوم کی جائے اہم اور حساس محکموں میں ان کی بھرتی بند کی جائے۔ اور دیگر محکموں میں ان کا اقلیتوں کی طرح کوٹا مقرر کر دیا جائے۔

۳۔ قادیانی پرچوں اور ان کے جرائد و رسائل میں جان بوجھ کر ایسا لٹریچر شائع ہوتا ہے جس سے صدارتی آرڈی ننس کی خلاف ورزی ہو اور حکومت پرچہ شائع ہونے کے کئی ماہ بعد اسے ضبط کرتی ہے جو کہ مضحکہ خیز امر ہے ایسے پرچوں کو فوراً ضبط کیا جائے اور پریس کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے۔

۴۔ حکومت سے مطالبہ کیا جائے کہ وہ پاکستانی مشنوں کو ہدایت جاری کرے کہ وہ قادیانیوں کے گمراہ کن پروپیگنڈے سے وزارت خارجہ کو پورے طور پر آگاہ کریں اور اس کا موثر جواب دیں اور یہ جواب پاکستانی پریس میں لازمی طور پر شائع ہو۔

۵۔ لندن کے پاکستانی سفارت خانے کو مضبوط بنایا جائے تاکہ وہ قادیانی سرگرمیوں سے حکومت کو مطلع کرے اور لندن میں قائم اسلامی مشنوں سے اشتراک پیدا کر کے ان کی حوصلہ افزائی کرے کہ وہ اس فتنے کا مؤثر سدباب کر سکیں۔

۶۔ قادیانیوں کے خفیہ فنڈز کی تحقیقات کی جائے۔ اور ان کو منجمد کر کے ان کا مکمل آڈٹ کیا جائے۔ اور حساب کتاب کی تفاصیل اے۔جی آفس کے ذریعے حاصل کر کے کتابی صورت میں شائع کی جائیں۔ تاکہ اس کروڑوں کے اضافے کی حقیقت معلوم ہو سکے۔

۷۔ قادیانی کتب و رسائل لندن اور بھارت میں چھپ کر پاکستان میں آرہے ہیں ان کی آمد کو روکا جائے اور کسٹم کے محکمے کو خصوصی ہدایات دی جائیں کہ ان کو ضبط کرے۔

۸۔ قادیانیت کو ایک سیاسی جماعت قرار دیا جائے حقیقت یہی ہے کہ یہ ایک خفیہ سیاسی جماعت ہے۔ اس کے بعد ایک سپیشل ٹربیونل قائم کر کے خالص سیاسی نقطہ نظر سے اس کی کارروائیوں کو بے نقاب کیا جائے اور انٹیلی جنس اداروں کی گذشتہ تمام خفیہ رپورٹوں کو ٹربیونل کے ریکارڈ میں شامل کیا جائے۔ سیاسی جماعت قرار پانے کے بعد اس کی مذہب کے پردے میں کی گئی کارروائیاں بے نقاب ہو جائیں گی۔

۹۔ علمائے کرام، دانشوروں اور صاحب قلم لوگوں پر مشتمل ایک پینل مقرر کیا جائے جو قادیانیت کے متعلق مختلف زبانوں میں جدید لٹریچر تیار کرے۔ یہاں اس امر کی وضاحت ضروری ہے کہ باہر کی دنیا کو جدید تحقیقی انداز میں تیار کئے گئے لٹریچر سے دلچسپی ہوتی ہے جو ٹھوس حقائق پر مبنی ہو اور جس کے پڑھنے کے بعد تحریک کے بنیادی خطوط اور مضمرات واضح ہوں وہ لٹریچر جو ایک عرصہ تک پاک و ہند میں چھپتا رہا۔ اور محض مذہبی مناظرہ بازی کی پیداوار تھا۔ وہ باہر کی دنیا کے لئے قابل قبول قبول نہ ہوگا۔ محمدی بیگم سے نکاح، پیشین گوئیوں کے پورا ہونے نہ ہونے کی بحث۔ حیات و وفات مسیح وغیرہ پر بہت کم زور دیا جائے۔ اور دنیا کو بتایا جائے کہ مرزا غلام احمد قادیانی ایک دائم المرض نفسیاتی مریض تھا۔ جس کو شوگر، مرگی، ہسٹریا کثرت بول، اسہال وغیرہ کی بیماریاں تھیں اور حصول زر اور جاہ طلبی کے لئے اس نے نبوت کے نام پر برطانوی سامراج کی خدمت کا بیڑا اٹھایا۔ نفسیاتی لحاظ سے اس شخص کا تجزیہ اور اس کے اوٹ پٹانگ کشوف والہامات کا تنقیدی جائزہ لوگوں کو بانیٔ احمدیت اور تحریک کے پس منظر کے بارے میں صحیح معلومات مہیا کرے گا۔

اس ضمن میں عالمی تحفظ ختم نبوت سے ایک دردمندانہ اپیل کروں گا۔ کہ وہ قادیانیت کے سیاسی احتساب کے لئے فوری طور پر معقول وظائف کا اعلان کرے اور ریسرچ سکالروں کو یہ کام سونپے کہ وہ انڈیا آفس لائبریری لندن میں بیٹھ کر قادیانیت کے اصل پس منظر کو بے نقاب کرنے کا عظیم کام شروع کریں۔ یہ ہماری بڑی بدقسمتی ہے کہ ہم نے اس اہم ذخیرے سے قادیانی تاریخ مرتب نہیں کی۔ اس منصوبے پر فوری طور پر عمل کی ضرورت ہے۔ کچھ وظائف ان سکالروں کو دئے جائیں جو بھارت میں جاکر وہاں کی خفیہ رپورٹوں سے استفادہ کرکے ان کی روشنی میں قادیانیت کے سیاسی اور مذہبی عوامل سے عوام کو واقف کرائیں۔ اور دنیا کے سامنے یہ حقیقت ٹھوس ثبوت کے ساتھ پیش کریں کہ قادیانیت برطانوی سامراج کی سازش کا دوسرا نام ہے کذاب پنجاب یہود کا سیاسی اجیر تھا اور قادیانی مبلغ جاسوسوں کا ایک گروہ تھا۔ قادیانیوں کو احمدیہ تحریک کی جوبلی کے موقع پر یہ تحفہ پیش کرنا ضروری ہے۔ پڑھا لکھا طبقہ اس ٹھوس تحقیقی کام سے متاثر ہوگا۔ عام مناظر جو طریق اختیار کرتے ہیں اور جس طرح کی مذہبی مباحث چھیڑتے ہیں وہ مغربی دنیا کو متاثر نہیں کرسکتیں۔ جو قادیانیت کی اسلام دشمنی کے باعث پہلے سے اس کی اعانت پر ادھار کھائے بیٹھے ہیں۔

۱۰۔ قادیانیت نے ۱۸۸۰ء سے ۱۹۸۷ء تک جو سیاسی اور پاکستان مخالف کارروائیاں اور سازشیں کیں اور ملکی سالمیت کے خلاف جو کام کیا ہے اس کی تفاصیل بھی منظر عام پر لائی جائیں۔ قادیانی کئی سالوں سے یہ پروپیگنڈہ کررہے ہیں کہ دیوبند اور جمعیت علماء ہند نے پاکستان کی مخالفت کی تھی حالاں کہ ان کا اپنا کردار اتنا شرمناک تھا جس کی مثال ملنی مشکل ہے۔ الفضل قادیان کا ورق ورق ان کی روسیاہی سے لتھڑا پڑا ہے۔

۱۱۔ قادیانی جماعت کا دوسرا سربراہ مرزا محمود ۱۹۱۶ء سے ۱۹۶۵ء تک اپنی آمریت کا سکہ چلاتا رہا۔ یہ شخص برطانیہ کا ذلیل خوشامدی، آزادیٔ ہند کا دشمن، مسلمانوں کی تکفیر کا مبلغ اور مرزا قادیان کی لعنتی نبوت کا زبردست پرچارک تھا۔

اس کے سیاسی کردار کے ساتھ ساتھ اس کا ایک نہایت ہی گھناؤنا اخلاقی کردار تھا۔ اس کی سوانح قادیان کے راسپوٹین وغیرہ کے عنوان سے مرتب کی جائے۔ اور اس کا اصل چہرہ دنیا کو دکھایا جائے۔ وہ چہرہ جو لاہور جماعت کے اخبار پیغام صلح لاہور مباہلہ کے پرچوں، مصری کے بیانوں اور حقیقت پسند پارٹی میں صاف جھلکتا ہے۔ راحت ملک کی کتاب ربوہ کے مذہبی آمر کو اپڈیٹ کر کے فوری طور پر دوبارہ شائع کیا جائے اور اس کے انگریزی تراجم باہر کے ملکوں میں بھیجا جائے۔

۱۲۔ اسرائیل میں قادیانی مشن کی ۱۹۲۸ء سے ۱۹۸۷ء تک کارروائیوں کو طشت ازبام کرنے کے لئے ربوہ میں براجمان قادیانی مبلغ چوہدری محمد شریف سے پوچھ گچھ کی جائے۔ دو جاسوس مبلغ اللہ دتہ اور جلال الدین شمس واصل جہنم ہو چکے ہیں۔ رشید چغتائی اور نور احمد شاید ربوہ ہی میں ہیں اور اسرائیل کے قیام ۱۹۴۸ء کے وقت وہاں سازشوں میں مصروف رہے ہیں۔ ان کے تفصیلی بیانات لئے جائیں۔ اور ان کی وہ تمام رپورٹیں جو یہ جاسوس اسرائیل سے پاکستان بھیجتے تھے وہ حاصل کر کے منظر عام پر لائی جائیں۔ ان کے ملک چھوڑنے پر پابندی عائد کی جائے۔ اور ان کے نام (XIT CMTSAL DIST) میں شامل کئے جائیں۔

۱۳۔ جن عرب ممالک میں قادیانی اپنا لٹریچر اور مبلغ بھیج رہے ہیں ان کے سربراہوں اور تنظیموں کو خطوط لکھ کر اور رسائل وجرائد میں مضامین کے ذریعے قادیانی فتنہ کی سرکوبی کے لئے ضروری اقدامات کرنے کے لئے تیار کیا جائے۔ اسلامی ممالک کی تنظیم (OIC) کے نوٹس میں یہ بات لائی جائے تاکہ موثر قدم اٹھایا جا سکے۔

۱۴۔ مرزا طاہر اور اس کے پاکستانی حواری ملک دشمن سرگرمیوں میں ملوث ہیں۔ اور لندن میں بیٹھ کر وطن عزیز کے خلاف زہر افشانی اور سازشیں کر رہے ہیں ان کے پاسپورٹ ضبط کئے جائیں اور شہریت ختم کر دی جائے۔

۱۵۔ وزارت خارجہ امریکہ اور یورپی ممالک کو حقوق انسانی وغیرہ کے نام پر چلائی گئی قادیانیت کی حمایت میں مہم بند کرنے کے لئے مجبور کیا جائے ان کو اصل صورت حال سے آگاہ کرے۔ اور سفارتی اثر ورسوخ کو بروئے کار لائے ان ممالک کے سفارت خانوں کو قادیانی تحریک کی حقیقت بتائی جائے اور مناسب لٹریچر فراہم کیا جائے۔ اسلامی تنظیموں کے ذریعے ایسا لٹریچر تیار کرا کر ان کو روانہ کیا جائے۔ جس سے وہ قادیانیت کا چہرہ دیکھ سکیں۔

ہم امید کرتے ہیں کہ ان معروضات پر غور کر کے ایک ایسا لائحہ عمل مرتب کیا جا سکے گا جو اس فتنے کی سرکوبی کے لئے ضروری ہے ۔

خریدار حضرات خط وکتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھئے۔